JOURNAL OF ACADEMIC RESEARCH FOR HUMANITIES
ISSN 2663-192x

DOI Number of the Paper: https://zenodo.org/records/10903372
Link of the Paper: https://jar.bwo-researches.com/index.php/jarh/article/view/301
Edition Link: Journal of Academic Research for Humanities JARH, 4(1) January-March 2024
HJRS Link: Journal of Academic Research for Humanities JARH (HEC-Recognized for 2023-2024)

تحفظ ختم نبوت اور پاکستان کے آئین و قانون کا تجزیاتی مطالعہ

PROTECTION OF THE FINALITY OF PROPHETHOOD AND THE ANALYTICAL STUDY OF THE CONSTITUTION AND LAW OF PAKISTAN

Corresponding & Author 1:	**DR. SHAMS UL ARFEEN,** Assistant Professor, Al-Karam International Institute, Bhera, Punjab, Pakistan. Email: dr.arifeenwarriach.official@gmail.com
Co-Author 2:	**ATTIYA SAIF ULLAH,** PhD Scholar Islamic Studies, University of Gujrat, Punjab, Pakistan. Email: attiyasaif111@gmail.com
Co-Author 3:	**HAFIZ MUHAMMAD NAEEM UDDIN AL-AZHARI,** Lecturer, Al-Karam International Institute, Bhera, Punjab, Pakistan. Email: naeem_freed@yahoo.com

Paper Information

Citation of the paper:
(JARH) Arfeen, S. U., Ullah, A. S., and Al-Azhari, H. M. N. U., (2024). Protection of the Finality of Prophethood and the Analytical Study of the Constitution and Law of Pakistan. In *Journal of Academic Research for Humanities*, 4(*1*), 139–147.

QR Code for the Paper:

Subject Areas for JARH:
1 Religious Studies
2 Humanities

Timeline of the Paper at JARH:
Received on: 12-06-2023
Reviews Completed on: 12-03-2024
Accepted on: 28-03-2024
Online on: 31-03-2024

License:
Creative Commons Attribution-Share Alike 4.0 International License

Recognized for BWO-R:
HJRS HEC Journal Recognition System

Published by BWO Researches INTL.:
BWO RESEARCHES (PVT) LTD INTERNATIONAL

DOI Image of the paper:
DOI 10.5281/zenodo.10903372

Abstract

The concept of the Finality of prophethood, known as Khatm-e-Nabuwwat, holds a paramount position in Islamic theology. The Holy Quran, along with the sayings of the Prophet Muhammad (S.A.W.), articulates this belief, emphasizing that Prophet Muhammad (S.A.W.) is the last and final messenger of Allah, and no prophet or messenger will come after him. A qualitative approach with an analytical method is used in this article. In the context of Pakistan, a country founded on the principles of Islam, the belief in the Finality of Prophethood is enshrined in its constitution and protected by its laws. It is discussed and analyzed in this article that the Constitution of Pakistan, 1973, explicitly safeguards the creed of Khatm-e-Nabowat, ensuring that no one denies or challenges the finality of the prophethood of Muhammad (S.A.W.). The Pakistan Penal Code of 1860 also contains provisions that address blasphemy and offences against the finality of prophethood, reflecting the significance of this belief in the legal framework of the country. It is also discussed that the individuals who do not accept Prophet Muhammad (S.A.W.) as the final messenger face legal consequences in Pakistan due to the protection afforded to Khatm-e-Nabowat. Therefore the Finality of Prophethood is a central and non-negotiable belief in Islam, and Pakistan, as a Muslim country, takes significant measures to protect and uphold this creed in both its constitution and legal framework. The ongoing efforts to safeguard Khatm-e-Nabowat underscore its critical importance in shaping the religious and legal landscape of Pakistan.

Keywords: Nabowat, Seal, Creed, Constitution, Law

خاکہ:

نبی مکرم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرنا، تصور ختم نبوت کے نام کہلاتا ہے، اسلامی عقائد میں یہ عقیدہ بنیادی ہے اور اہم مقام رکھتا ہے۔ قرآن مجید اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اس عقیدہ کو نہایت واضح طور پر بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں، اور آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔اس مکالہ میں تجزیاتی طریقہ کے ساتھ معیاری تحقیق انداز کو استعمال کیا گیا ہے۔پاکستان ایک نظریاتی اور اسلامی ملک ہے چنانچہ ختم نبوت کا عقیدہ اس کے آئین میں درج ہے اور قانون اس کا محافظ ہے۔اس مکالہ میں تفصیل کے ساتھ تجزیہ کیا گیا ہے کہ پاکستان کا آئین، 1973، واضح طور پر ختم نبوت کے عقیدہ کو بیان کرتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ کوئی بھی شخص جو نبی مکرم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا منکر ہو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔پاکستان پینل کوڈ 1860 میں ایسی دفعات بھی شامل ہیں جو توہین رسالت کو روکتی ہیں اور ختم نبوت کا تحفظ یقینی بناتی ہیں اور ملکی قانونی فریم ورک میں اس عقیدے کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہیں۔یہ امر بھی زیر بحث لایا گیا ہے کہ جو لوگ پیغمبر اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے خلاف بات کریں انہیں پاکستان میں ختم نبوت کے تحفظ کے ضمن میں کونسے قانونی نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔لہٰذا ختم نبوت اسلام اور پاکستان میں ایک مرکزی، بنیادی اور ناقابل سمجھوتہ عقیدہ ہے، پاکستان ایک مسلم ملک ہونے کے ناطے اپنے آئینی اور قانونی فریم ورک دونوں میں اس عقیدہ کے تحفظ اور اسے برقرار رکھنے کے لیے اہم اقدامات کرتا ہے۔ختم نبوت کے تحفظ کے لیے عملی تحاریک اور جدوجہد بھی اس مکالہ کا حصہ ہیں جو قانونی منظرنامے کی تشکیل اور اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

ابتدائیہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا اور آپ پر نبوت کے دروازہ کو بند سمجھنا عقیدۂ ختم نبوت کہلاتا ہے۔یہ اسلام کا اساسی عقیدہ ہے، اس عقیدہ کا انکار تو درکنار اس کے متعلق میں شکوک وشبہات سے بھی ایک مسلمان ایمان جیسی قیمتی دولت سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے یہ واضح، حتمی، قطعی اور اٹل عقیدہ ہے۔لہذا انبیاء اکرام کو مبعوث فرمانے کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا اور اسکی تکمیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی۔اسی پر ارشاد ہوا"الیوم اکملت لکم دینکم " (القرآن: المائدہ:۹) اور پھر مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّۦنَ (القرآن:سورۃ الاحزاب:40) کے اعلان اور نزول نے اس پر مہر ثبت کر دی۔لہذا آپ کے بعد کسی قسم کے تشریعی یا غیر تشریعی، ظلی، بروزی نبی کا کوئی تصور نہ ہے ۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد میں نبوت کا دعویٰ کرنے والے اسود عنسی کے قتل کا حکم صادر کیا بعد ازاں اس کے قتل پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اظہار مسرت بھی فرمایا(رفیق دلاوری، ۲۰۱۰) ۔اور خلیفہ اول حضرت ابو بکر کے دور میں مسیلمہ کذاب(مدعی نبوت) کے قتل پر صحابہ اکرام نے اجماع فرمایا (شفیع۔ایم۔ایم،۲۰۰۶)۔

اگرچہ پاکستان کا آئین 1973 اور پاکستان پینل کوڈ 1860 میں ختم نبوت کی حفاظت کی گئی ہے، لیکن اس کے باوجود ملک پاکستان میں ایک ایسا گروہ ہے جو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خاتم النبیین قبول کرنے کے حوالے سے مختلف تعبیرات سامنے لے کر آتا ہے۔اس مکالہ کا مقصد اس بات کا تجزیہ کرنا ہے کہ ختم نبوت کا تصور کا پاکستان میں دینی اور قانونی لحاظ سے کس قدر اہم ہے؟، اور جو لوگ اس کا انکار کرینگے، انہیں کونسے قانونی نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے جو بھی جدوجہد ہوئی یہ مکالہ اس کو سامنے لائے گا، جس سے یہ معلوم ہو گا کہ یہ ملک اور قوم کس قدر اپنی اسلامی شناخت کی حفاظت کے لئے پرعزم ہیں۔

مقصد تحقیق

مقصد تحقیق یہ ہے کہ ریاست پاکستان پر ختم نبوت کے تصور کے اثرات کا جائزہ لینا، بالخصوص 1973 کے آئین میں ختم نبوت کے حوالہ سے ہونے والی ترا میم اور ان ترامیم کے نتیجہ میں پاکستان پینل کوڈ،1860 کی دفعات اور ان کے اثرات کا جائزہ لینا۔پاکستان میں ان افراد پر آئین اور قانونی اثرات کا جائزہ لینا جو ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے؟ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کی گئی جدوجہد کا جائزہ لینا کہ یہ ختم نبوت کے تصور میں کس طرح معاون و مددگار ثابت ہوئیں؟۔اسلامی تشخص اور اقدار کے تحفظ کے لیے بصیرت فراہم کرنا۔

تحقیقی سوالات

۱۔کیا پاکستان کی دستوری اور قانونی اساس جو ختم نبوت کی حفاظت کے لئے مخصوص ہے، وہ توہین کے مواقع کو روکنے میں کس حد تک مؤثر ہے؟

۲۔کیا پاکستان کی دستوری اور قانونی اساس آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقدیس اور ناموس کی حفاظت کرتی ہے؟

فرضیہ تحقیق

یہ ہے کہ "پاکستان کے دستور اور قانون میں ختم نبوت کی حفاظت کے لئے درج مکالہ اور دفعات آنحضرت ﷺ کی توہین روکنے اور ان کی تقدیس کی حفاظت کے لیے معاون وکارگر ہیں۔"

سابقہ مواد کا جائزہ

یوں تو آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی کے مختلف پہلوؤں پر درجنوں آرٹیکل موجود ہیں لیکن میری نظر سے ایسا مواد نہیں گزرا، جسمیں تحفظ ختم نبوت کے لیے کی گئی جدوجہد، ان کے اثرات، پاکستان میں تحفظ ختم نبوت کے لیے آئین و قانون، ترامیم اور ان کے اثرات کا مکمل جائزہ لیا گیا ہو، کچھ امثلہ درج ذیل ہیں:

Status of Prophet Hood and its Demands (In the perspective of Quran)

مندرجہ بالا آرٹیکل۔ الاضوا۔ جرنل میں 28 جولائی 2016 میں پبلش ہوا، غلام حسین اسکے آتھر ہیں اب جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے کہ اس آمکالہ میں آنحضرت ﷺ کے مقام و مرتبہ کو قرآن کریم کے تناظر میں واضح کیا گیا ہے لیکن جیسا کہ ہمارے اس آرٹیکل کا مقصد ہے اسکا اس میں فقدان ہے۔

Orientalists' views on prophethood of Muhammad ﷺ: a critical study of w. Montgomery watt's arguments

محمد ﷺ کے بارے میں مستشرقین کے نظریات: منٹگمری واٹ کے دلائل کا تنقیدی مطالعہ: مذکورہ بالا آرٹیکل۔ الاضوا۔ جرنل میں 20 فروری 2023 میں پبلش ہوا، ڈاکٹر مبین احمد صدیقی اور حافظ محمد سجاد اسکے آتھر ہیں اب جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے کہ اس آمکالہ میں محمد ﷺ کے بارے میں مستشرقین کے نظریات: منٹگمری واٹ کے دلائل کا تنقیدی مطالعہ کیا گیا ہے لیکن یہ آرٹیکل بھی تحفظ ختم نبوت، آئین و قانون سے متعلقہ نہ ہے۔

مذکورہ بالا مواد پیش کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس عنوان پر تحقیق کی گنجائش موجود ہے۔ جب فتنہِ قادیانیت نے برصغیر پاک وہند میں جنم لیا تو علماء ومشائخ نے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اس کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا اور یہ فتنہ اپنے عزائم میں کامیاب نہ ہو سکا۔

مقدمہ بہاول پور، 35-1934:

قادیانیت کے رد کے حوالے سے ابتدائی طور پر مقدمہ بہاول پور کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اس مقدمہ نے تحفظِ ختم نبوت کے حوالہ سے تحریکِ ختم نبوت کو بڑی مضبوط قانونی و اخلاقی معاونت فراہم کی۔ حاصل مقدمہ یہ ہے کہ ریاست بہاول پور کی ایک تحصیل احمد پور شرقیہ میں عبدالرزاق نام کے ایک شخص نے مرزائیت قبول کرلی۔ منکوحہ عبدالرزاق مسماۃ غلام عائشہ بنت مولوی الہی بخش نے اپنے والد کی معیت میں وہاں کی مقامی عدالت میں نکاح کے فسخ کا دعوی دائر کر دیا۔ یہ مقدمہ مرزائیوں اور مسلمانوں کے درمیان بہت اہمیت اختیار کر گیا۔ وجہ یہ تھی کہ دعوی میں ایک Ground مرزائیت کے غیر مسلم ہونے کی بھی لی گئی۔ چنانچہ یہ مقدمہ ڈسٹرکٹ جج بہاول پور کو شرعی تحقیق کے لیے ٹرانسفر ہوا کہ کیا مرزائیوں کو مسلمان شمار کیا جائے گا یا نہیں؟ مسلمانوں نے دلائل کی دنیا کے لئے علامہ انور شاہ کاشمیری کی طرف رخ کیا اور مزید مولانا غلام محمد گھوٹوی، مولانا محمد حسین کولوتارڑوی، مولانا محمد شفیع، مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری، مولانا نجم الدین، مولانا ابوالوفاء شاہ جہانپوری بھی اس میں شامل ہوئے، پھر 600 صفحات پر مشتمل جواب الجواب عدالت میں داخل کروایا گیا۔ مرزائیت کو دلائل کی مضبوطی کی وجہ سے مقدمہ میں اپنی ہار نظر آنے لگی اسلیے انہوں نے عبدالرزاق کی وفات کے بعد درخواست لگائی کہ مذکورہ شخص کی وفات کے بعد مقدمہ ہذا کی ضرورت نہ ہے اسلیے اس مقدمہ کو خارج فرمایا جائے، لیکن جج صاحب نے مقدمہ خارج نہ فرمایا بلکہ 7 فروری 1935 ء کو جناب محمد اکبر خان صاحب ڈسٹرکٹ جج بہاول پور نے اس کا فیصلہ سنایا۔ اس تفصیلی فیصلہ میں جناب فاضل جج صاحب نے مرزا غلام احمد اور اس کے پیروکاروں کو خارج از اسلام قرار دیا۔ (خان، ۱۹۸۸)

1953ء کی تحریک تحفظِ ختم نبوت اور اس کا پس منظر:

قائد اعظم کی قیادت میں آل انڈیا مسلم لیگ نے جب علیحدہ ریاست کے لیے جدوجہد کا آغاز کیا تو مرزائیت نے کانگریس کے ساتھ مل کر اس کی زبردست مخالفت کی اور کانگریس نے بھی احمدیت کا مکمل ساتھ دیا۔ مرزائیت نے جب مسلمانوں کا رخ مکہ ومدینہ کے بجائے قادیان کی طرف موڑنے کی سعی کی، تو ہندو لیڈران نے انہیں دل کھول کر داد دی۔ مسلمانوں کی تحریک کے نتیجہ میں 1947 میں تقسیمِ ہندوستان کے ذریعے پاکستان دنیا کے خطے پر نمودار ہوا۔ پاکستان کی وزارت خارجہ کے لیے سر ظفر اللہ خان کا تعین کیا گیا جو مسلکاً قادیانی تھا، اس نے اپنے مسلک کی ترویج کے لئے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اپنے مسلک کو متعارف کروایا اور سرکاری وسائل کا بے تحاشہ استعمال کیا، اس کے ساتھ ساتھ خواجہ ناظم الدین کی حکومت میں Constitution of Pakistan کی Compilation بھی زیرِ بحث تھی جس میں میں اہل اسلام کی مطالبہ یہ تھا کہ مرزائیت کو ایک اقلیتی طبقہ شمار کیا جائے، لیکن کمیٹی کی رپورٹ جب پبلش ہوئی تو اس میں جداگانہ طرزِ انتخاب کو اپنایا گیا، لیکن مرزائیوں کو اقلیت نہ شمار کیا گیا بلکہ مسلمانوں کے ہی حصہ کے طور پر متعارف کروایا گیا۔ اس کامیابی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قادیانیوں کے قائد نے اعلان ہوا کہ یہ سال ہمارا ہے اور ہم پنجاب اور بلوچستان کو احمدی صوبہ بنا دیں گے۔ یہ اعلان یقیناً مسلمانوں کے لئے ناقابلِ قبول تھا۔ چنانچہ سید عطا اللہ شاہ بخاری نے علماء کو ایک پلیٹ فارم پہ لا کر مجلس تحفظِ ختم نبوت کو قائم کیا۔ مجلسِ تحفظِ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے جنوری 1953ء کے اواخر میں ایک Delegation نے خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کی اور مندرجہ ذیل Demands کو پیش کیا۔

الف) مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

ب) سر ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے۔

ج) ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

د) مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

خواجہ ناظم الدین کے انکار کے نتیجہ میں وفد نے حکومت کو ایک مہینہ کا تحریری نوٹس دیا اور اس میں مطالبہ کیا کہ ہماری Demands کو مانا جائے، نہ مانے جانے کی صورت میں ہم تحریک کا اعلان کریں گے۔ ایک ماہ کے گزر جانے کے بعد مطالبات نہ مانے گئے اور اس تحریک نے بہت بڑی تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ حکمرانوں نے اس کو خطرہ سمجھتے ہوئے طاقت کا استعمال کیا اور اسی اثناء میں لیفٹیننٹ جنرل اعظم خان نے لاہور میں پہلی مرتبہ میں مارشل لاء کو جزوی طور پر نافذ کر دیا۔(وسایا بنام فیڈریشن آف پاکستان، 2017-18ء)

1974 کی تحریکِ ختمِ نبوت اور ترمیم آئین پاکستان، 1973:

1953ء کی تحریک ظاہراً ختم ہو گئی تھی، لیکن علماء اپنے اپنے مقام پر قادیانیوں کے خلاف بذریعہ دلائل کوششیں جاری رکھے ہوئے تھے۔ 1970ء کے الیکشن میں قادیانیوں نے ملک میں کچھ سیٹیں حاصل کر لیں اور اب وہ ان سیٹوں کے بل بوتے پر ملکِ پاکستان پر قبضہ جمانے کا خواب دیکھنے لگے۔ دریں اثنا مئی 1974ء میں ایک واقعہ رونما ہوا جس نے تحریک کو دوبارہ سے منظم کر دیا۔ وہ یہ کہ نشتر میڈیکل کالج کے طلباء بغرض سیر و تفریح جا رہے تھے ٹرین کے ربوہ پہنچنے پر قادیانیوں نے اپنا لٹریچر تقسیم کیا جس پر طلباء مشتعل ہو گئے اور قادیانیوں نے ہتھیاروں سے لیس ہو کر طلباء پر حملہ کیا اور مارا پیٹا اس سے پورے ملک میں نہ صرف احتجاجوں بلکہ مظاہروں کا سلسلہ شروع ہو گیا، پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر علامہ رحمت اللہ راشد نے مذکورہ واقعہ پر اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا اور کہا: "ختمِ نبوت کی دینی حیثیت کے متعلق تمام مسالک کے علماء متفق ہیں کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں"۔ پھر 9 جون 1974ء کو مجلسِ عمل تحفظِ ختمِ نبوت نے پورے ملک میں قادیانیت کے خلاف تحریک چلائی، حکومت میں ابتداءً لیڈران کو جیلوں میں ڈالا لیکن پھر بھی یہ تحریک مزید زور پکڑتی گئی۔ بالآخر اُس وقت کے پرائم منسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے واقعہ ربوہ اور مسئلہ قادیانیت پر بحث و سفارشات کے لیے پوری نیشنل اسمبلی کو خصوصی کمیٹی قرار دے دیا(وسایا)۔

30 ستمبر 1974 کو پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں حزب اختلاف کی طرف سے تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے ایک تاریخی قرارداد کو پیش کیا گیا، قرارداد کا متن درج ذیل ہے۔ جناب سپیکر قومی اسمبلی پاکستان! محترمی! ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ ہر گاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمدؐ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا" نیز ہر گاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان، بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں، اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھی۔ نیز ہر گاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار چاہے وہ مرزا غلام مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز ہر گاہ کہ ان کے پیروکار چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ نیز ہر گاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں جو کہ مکہ المکرمہ کے مقدس شہر میں رابطہ العالم الاسلامی کے زیر انتظام 6 اور 10 اپریل 1974ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے 140 مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی، متفقہ طور پر رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت، اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے، جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کاروائی کرنی چاہیے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، انہیں چاہے کوئی نام دیا جائے، مسلمان نہیں اور یہ کہ National Assembly میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تاکہ اس اعلان کو موثر بنانے کے لئے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر اس کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لیے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں۔(وسایا)

36 ارکان اسمبلی نے ختم نبوت کا مسئلہ حل کرنے کے لئے مندرجہ بالا قرار داد کو پیش کیا۔ محرکین میں مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا مفتی محمود، چوہدری ظہور الٰہی، سردار شوکت حیات، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالحق، سردار شیر باز مزاری، عبدالحمید جتوئی، مولانا بخش سومرو، علی احمد تال پور، رئیس عطا محمد مری، صاحبزادہ صفی اللہ، خواجہ جمال کوریجہ، محمد ابراہیم برق اور صاحبزادہ نصیر سلطان کے علاوہ دیگر شامل تھے۔ اٹارنی جنرل یحیٰ بختیار نے قومی اسمبلی کے کمرہ بند اجلاس میں کئی روز تک احمدی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر جرح کی اور پھر وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے Amendment Bill پیش کیا جو منظور ہو گیا(میر، ۲۰۱۷)۔

اور یہ ترمیم Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973 میں second amendment کے نام سے جانی جاتی ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

Amendment of Article 106 of the Constitution, in the constitution of the Islamic Republic of Pakistan, hereinafter referred at as the constitution, in Article 106, in clause (3), after the word “communities”, the words and brackets “and persons of the Quadiani group

or the Lahori group (who call themselves 'Ahmadis') shall be inserted.

Amendment of Article 260 of the Constitution, in the constitution, in Article 260' after clause (2), the following new clause shall be added, namely:-

"(3) A person who does not believe in the absolute and unqualified finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) the last of the Prophets or claims to be a Prophet, in any sense of the word or of any description whatsoever, after Muhammad (peace be upon him), or recognizes such a claimant as a Prophet or a religious reformer, is not a Muslim for the constitution or law."(Bisrya, 2015)

دستور پاکستان 1973 میں مسلم اور غیر مسلم کی تعریف درج ذیل ہے:

"Muslim" means a person who believes in the unity and oneness of Almighty Allah, in the absolute and unqualified finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him), the last of the Prophets, and does not believe in, or recognise as a prophet or religious reformer, any person who claimed or claims to be a Prophet, in any sense of the word or of any description whatsoever, after Muhammad (peace be upon him); and "non-Muslim" means a person who is not a Muslim and includes a person belonging to the Christian, Hindu, Sikh, Buddhist or Parse community, a person of the Quadiani Group or the Lahori Group who call themselves 'Ahmadis' or by any other name) or a Bahai, and a person belonging to any of the Scheduled Castes. (The Constitution of Islamic republic of Pakisatn.1973, 2022)

یعنی مسلم سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو وحدت توحید قادر مطلق اللہ تبارک و تعالیٰ، خاتم النبیین حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو اور پیغمبر یا مذہبی مصلح کے طور پر کسی ایسے شخص پر ایمان نہ رکھتا ہو نہ اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے؛ اور غیر مسلم سے مراد کوئی ایسا شخص مراد ہے جو مسلم نہ ہو اور اس میں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ یا پارسی فرقے سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص، قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا (جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کوئی شخص یا کوئی بہائی، اور جدولی ذاتوں میں سے کسی سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص شامل ہے۔

امتناعِ قادیانیت آرڈیننس:

پھر جنرل ضیاء الحق نے (26 اپریل 1984ء) قادیانیوں کے خلاف "امتناعِ قادیانیت آرڈیننس" کا اجراء کیا اور اس آرڈیننس کے ذریعے کہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہلا سکتے اور نہ ہی اسلام اور اسلام کی پاک طینت ہستیوں کے اسمائے گرامی کا استعمال اپنے غلط ارادوں کے لیے کر سکتے ہیں اپنی عبادت گاہوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے یعنی خود کو مسلمانوں کے لبادہ میں نہ لا سکیں۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہوا پایا جائے تو اُس کے خلاف Pakistan Penal Code, 1860 کی درج ذیل دفعات کے تحت قانونی کاروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔

298-B. Misuse of epithets, descriptions titles, etc., reserved for certain holy personages or places:

(1) Any person of the Qadyani group or the Lahori group (who call themselves 'Ahmadis' or by any other name who by words, either spoken or written, or by visible representation-

(a) Refers to or addresses, any person, other than a Caliph or companion of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him), as "Ameer-ul-Mumineen", "Khalifatul-Mumineen", Khalifa-tul-Muslimeen", "Sahaabi" or "Razi Allah Anho";

(b) Refers to, or addresses, any person, other than a wife of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him), as "Ummul-Mumineen";

(c) Refers to, or addresses, any person, other than a member of the family "Ahle-bait" of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him), as "Ahle-bait"; or

(d) Refers to, or names, or calls, his place of worship a "Masjid";

Shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to three years, and shall also be liable to fine.

(2) Any person of the Qaudiani group or Lahori group (who call themselves "Ahmadis" or by any other name) who by words, either spoken or written, or by visible

representation refers to the mode or form of call to prayers followed by his faith as "Azan", or recites Azan as used by the Muslims, shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to three years, and shall also be liable to fine. (Sohail, 2006)

(298.B) بعض مقدس شخصیات یا مقامات کے لیے مخصوص القاب، اوصاف یا خطابات وغیرہ کا ناجائز استعمال

(ا) قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو "احمدی" یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے، خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے۔

(الف) حضرت محمد ﷺ کے خلیفہ یا صحابی کے علاوہ کسی شخص کو امیر المؤمنین، خلیفتہ المسلمین، صحابی یا رضی اللہ عنہ کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

(ب) حضرت محمد ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہؓ کے علاوہ کسی ذات کو اُم المؤمنین کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

(ج) حضرت محمد ﷺ کے خاندان (اہلِ بیت) کے کسی فرد کے علاوہ کسی شخص کو اہلِ بیت کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

(د) اپنی عبادت گاہ کو "مسجد" کے طور پر منسوب کرے یا موسوم کرے یا پکارے تو اُسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

(1) قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب میں عبادت کے لیے بلانے کے طریقے یا صورت کو اذان کے طور پر منسوب کرے یا اس طرح اذان دے جس طرح مسلمان دیتے ہیں تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا مستوجب بھی ہو گا۔

298-C.Person of Qadyani group, etc., calling himself a Muslim or preaching or propagating his faith: Any person of the Qadyani group or the Lahori group (who call themselves 'Ahmadis' or by any other name), who directly or indirectly, poses himself as a Muslim, calls, or refers to, his faith as Islam, or preaches or propagates his faith, or invites others to accept his faith, by words, either spoken or written, or by visible representations, or in any manner whatsoever outrages the religious feelings of Muslims shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to three years and shall also be liable to fine.(Sohail,2006)

قادیانی گروپ وغیرہ کا شخص جو خود کو مسلمان کہے یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو اَحمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو بلاواسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرے۔ کسی ایک قسم کی سزائے قیدِ اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

مذکورہ بالا آرڈیننس اور پابندی اور کو Federal Shariat Court میں چیلنج کیا گیا، 15 جولائی 1984 سے 12 اگست 1984 تک مقدمہ کی سماعت تسلسل کے ساتھ جاری رہی، پیٹیشن میں آرڈیننس کو Human Rights کے خلاف قرار دیا گیا، 12 اکتوبر 1984 کو Federal Shariat Court نے Petition کو خارج کر دیا۔ چیف جسٹس جسٹس فخر عالم نے فیصلہ تحریر کیا اور تائیدی دستخط جسٹس مولانا ملک غلام علی، جسٹس چوہدری محمد صدیق، جسٹس مولانا عبدالقدوس قاسمی نے کیے (شاہ، ۲۰۱۹) ۔

بلآخر انہوں نے سپریم کورٹ آف پاکستان پوری تیاری کے ساتھ اپیل دائر کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ فاضل جج صاحبان قادیانی عقائد پر نظر دوڑانے کے بعد ششدر رہ گئے اور Supreme Court of Pakistan کے فل بینچ نے ایک تاریخی فیصلہ ظہیر الدین بنام سرکار دیا۔ فاضل جج صاحبان کے مطابق اسلام کے نام پر قادیانی لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور دھوکہ دہی کسی کا بھی Fundamental Right نہیں ہے اور نہ ہی اس سے کسی کے Fundamental Rights ختم ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ اس فیصلے کی رو سے کوئی قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں اور اسے مذہب کی اشاعت کی بھی اجازت نہیں ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں تعزیراتِ پاکستان کے تحت سزا لازم ہو گی (ظہیر الدین بنام سرکار۔ ایس، سی، ایم، آر، ۱۹۹۳)۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان ایکٹ کے مطابق ہر وہ شخص جو اسمبلی کا ممبر بننا چاہتا ہے اور مسلمان ہونے کا دعویدار ہے، اس کے لئے مندرجہ ذیل حلف نامہ دینا ضروری ہے، جس میں وہ یہ حلف دیتا ہے کہ وہ محمد ﷺ کے خاتم النبین ہونے پر

یقین رکھتا ہے اور وہ کسی قادیانی گروپ، لاہوری گروپ یا احمدی گروپ سے تعلق نہیں رکھتا۔

I believe in the absolute and unqualified finality of the Prophet-hood of Muhammad (Peace Be Upon Him), the last of the Prophets and that I am not the follower of anyone who claims to be a prophet in any sense of the word or of any description whatsoever after Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him), and that I do not recognize such a claimant to be prophet or a religious reformer, nor do I belong to the Qadiani group or the Lahori group or call myself an Ahmadi.

[Note: This paragraph is for Muslim candidates only and is not applicable to non-Muslim candidates. (Election Commission Act, 2017)

متذکرہ بالا حلف نامہ میں موجودہ حکومت نے تبدیلی کی کوشش کی لیکن مذہبی جماعتوں اور اپوزیشن نے اس کی شدید مخالفت کی ، National Assembly میں صاحبزادہ طارق اللہ جنکا تعلق جماعت اسلامی سے ہے ،انہوں نے یہ نقطہ اُٹھایا تو بوجہ شور شرابہ توجہ مبذول نہ کرا سکے۔ سینٹ میں جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سینٹر حافظ حمد اللہ نے یہ اس نقطہ کی طرف توجہ دلائی ،تب پارلیمنٹ کے راکین کو معلوم ہوا کہ ختم نبوت کا حلف نامہ تبدیل کر دیا گیا ہے۔پہلے حکومت نے موقف اپنایا کہ یہ ایک کلیریکل غلطی تھی پھر گورنمنٹ نے اس معاملہ کی ذمہ داری 36ا رکنی کمیٹی پر ڈالی تو معاملہ مزید خراب ہو گیا۔ نتیجتاً ملک میں جلاؤ گھیراؤ شروع ہو گیا اور وزیر قانون زاہد حامد کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا گیا، بلآخر حکومت کو حلف نامہ اپنی پہلی والی صورت میں بحال کرنا پڑا۔(میر، ۲۰۱۷) دریں اثنا اسلام آباد کی ہائی کورٹ میں مولانا اللہ وسایا نے رٹ پٹیشن نمبر 3862/2017 کو دائر کیا، جس کا فیصلہ 09-03-2018 کو سنایا گیا۔ جس میں اسلام آباد کی عدالتِ عالیہ نے دوسرے نکات کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کے نقطہ کی بھی وضاحت کی کہ ہمارے دین کی بنیاد ختم نبوت ہے۔ اس بنیاد پر حملوں کی بے شمار مثالیں تاریخ میں مذکور ہیں اس بنیاد کو محفوظ رکھنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ Parliament ایک معتمد ادارہ ہے اور پاکستان کی عوام کا ترجمان ہے ،لہٰذا یہ ادارہ اس بنیاد کا محافظ ہے، پارلیمنٹ سے مکمل بیداری اور حساسیت کی امید رکھنا مسلم اکثریت کا Right ہے۔ مزید لکھا کہ یہ امر قابل تحسین ہے کہ قانونی خامی سامنے آنے اور غلطی محسوس ہوتے ہی پارلیمان نے اجتماعی طور پر دانش مندی کا مظاہرہ کیا، اس معاملے پر مکمل طور پر حساسیت کا مظاہرہ کیا اور مذکورہ قانون کو بادی النظر میں آئینی تقاضوں کے مطابق کیا (مولانا اللہ وسایا بنام فیڈریشن آف پاکستان وغیرہ، 2017)۔

حال ہی میں قومی اسمبلی میں (Criminal Laws (Amendment) Bill, 2020) فوجداری قوانین (ترمیمی) بل اتفاق رائے سے منظور کر لیا گیا ہے، پاکستان پینل کوڈ (PPC) کے سیکشن 298-A کے مطابق جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج، اہل خانہ اور صحابہ کرام کی توہین کرتا ہے، اس کے خلاف سزا کم از کم تین سال قید اور برائے نام جرمانہ ہے۔ 298-A درج ذیل ہے:

298-A: Use of derogatory remarks, etc., in respect of holy personages: Whoever by words, either spoken or written, or by visible representation, or by any imputation, innuendo or insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of any wife (Ummul Mumineen), or members of the family (Ahle-bait), of the Holy Prophet (peace be upon him), or any of the righteous Caliphs (Khulafa-e-Rashideen) or companions (Sahaaba) of the Holy Prophet (peace be upon him) shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to three years, or with fine, or with both.

چونکہ مذکورہ سیکشن میں سزا اور جرمانہ معمولی اور ناکافی ہے اسلیے بل کے مقاصد کے بیان میں کہا گیا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دیگر مقدس ہستیوں کی اہانت نہ صرف ملک میں دہشت گردی اور فساد کو فروغ دیتی ہے بلکہ زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو نقصان پہنچاتی ہے۔ لہٰذا امہات المومنین، اہل بیت، خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رض کی اہانت پر سزا میں اضافہ کیا جائے۔ یہ بل جماعت اسلامی کے مولانا عبدالاکبر چترالی نے پیش کیا۔ بل پیش کرتے ہوئے چترالی نے کہا کہ رکن پارلیمنٹ کی توہین کی سزا پانچ سال ہے لیکن اسلام کی پاکیزہ ہستیوں کی توہین کی سزا محض تین سال ہے۔ یہ اپنے آپ میں ایک توہین ہے۔ بل میں مقدس ہستیوں کی اہانت کرنے والوں کی کم از کم سزا تین سے بڑھا کر 10 سال اور 10 لاکھ روپے جرمانے کی سزا دی گئی ہے۔ چترالی نے کہا کہ سنگین بے عزتی کی صورت میں سزا کو بڑھا کر عمر قید کیا جائے۔(Today,2023).

خلاصہ:

در حقیقت ختم نبوت کا مسئلہ اسلامی عقیدے کا اہم ترین پہلو ہے۔ جب بھی اس پر کوئی بات کی جاتی ہے، پاکستانی معاشرہ میں بالخصوص اور اسلامی دنیا میں بالعموم

2020 میں قومی اسمبلی اور سینٹ سے (Criminal Laws (Amendment) Bill, 2020) پاس ہوا۔ جس کے مطابق (PPC) کے سیکشن A 298-میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج، اہل خانہ اور صحابہ کرام کی توہین کرتا ہے، اس کے خلاف سزا کم از کم تین سال قید اور برائے نام جرمانہ ہے۔لہذا اسے بڑھا کر 10 سال قید اور 10 لاکھ روپے جرمانہ کیا جائے۔ اور سنگین بے عزتی کی صورت میں سزا کو بڑھا کر عمر قید کیا جائے۔

تجاویز وآراء

1. **تعلیمی اور تربیتی اقدامات:** عوام کو ختم نبوت کے معنی اور اہمیت کو سمجھانے کے لیے تعلیمی اور تربیتی اقدامات کیے جائیں اور اسکے متعلقہ تعلیمات کو ہر درجہ کے تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے۔
2. **ختم نبوت اور مذہبی یکجہتی کا فروغ:** مختلف مذہبی جماعتوں کے سربراہان اور علماء کو ختم نبوت کے معاملے میں مذاکرات کو فروغ دیا جانا چاہیے اور تفرقہ بازی و اختلافات کو کم کرنے کیلئے مشترکہ طور پر کام کرنا چاہیے۔
3. **رابطہ کاری اور تشہیر:** مذہبی علماء اور سیاسی و سماجی رہنماؤں کو مل کر عوام کو ختم نبوت کی اہمیت اور اس کے حفاظتی اقدامات کے بارے میں آگاہ کرنے کے لیے رابطہ کاری کی جائے۔
4. **سوشل میڈیا کا استعمال:** سوشل میڈیا کو اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے لیے فعال طریقے سے استعمال کیا جائے۔ ختم نبوت کے مسئلے پر آگاہی اور اس کی اہمیت کو سوشل میڈیا کے ذریعے بڑھایا جا سکتا ہے۔
5. **عوامی رائے:** ختم نبوت کے حفاظتی اقدامات کے لیے عوامی رائے کو بھی شامل کیا جائے۔
6. **قانون کو مضبوط اور اس پر عملدرآمد کو کا یقینی بنانا:** قانون کے نفاذ کو یقینی بنایا جائے تاکہ ختم نبوت کے مسئلے پر معاشرتی اور سیاسی دباؤ کے باوجود قانون محفوظ و مضبوط رہے اور خلاف ورزیوں کی صورت میں قانون کے مطابق سزاؤں کا اطلاق کیا جائے۔

اسکی حساسیت کی وجہ سے اسے سنجیدہ طور پر لیا جاتا ہے، یہ بڑی ہیجان انگیزی اور تنازعات کی سبب بنتی ہے۔چنانچہ مقدمہ بہاول پور، 35-1934 نے ختم نبوت کے حوالے سے تحریکِ ختم نبوت بڑی مضبوط قانونی اور اخلاقی معاونت فراہم کی۔ اس مقدمہ کے ذریعہ مسلمانوں نے اپنے مذہبی احساسات کی تحفظ کے لئے قانونی معاونت حاصل کی اور اسلامی اقدار کو محفوظ کرنے کی کوشش کی۔اس کے ساتھ ہی، اس مقدمہ نے مذہبی اور معاشرتی امور میں بہتری کی راہ دکھائی اور مختلف مذہبی اور سیاسی فرقہ وارانہ جماعتوں کے درمیان تنازعات کے حل کی راہ دکھائی۔ پھر تحریک تحفظِ ختم نبوت 1953ء بھی اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے اور یہ تحریک تب شدت پکڑ گئی جب مسلمانوں کے جائز مطالبات اس وقت کے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین نے ماننے سے انکار کر دیا۔

1953ء کی تحریک تحفظِ ختم نبوت کے بعد بھی، علماء اور دیگر دینی جماعتوں نے قادیانیت کے خلاف اپنے اپنے مقاموں پر احتجاج جاری رکھا، لیکن یہ انفرادی حیثیت میں تھا البتہ 1970ء کے الیکشن میں قادیانیوں نے کچھ سیٹیں جیتنے کے بعد انکی متنازعہ بیان بازی اور نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر قادیانیوں کی طرف سے تشدد کے واقعہ نے سنی علماء و مشائخ کو ایک دفعہ پھر متحد کر دیا اور یہ بالآخر 1973 کے پاکستان کے آئین، کی ترمیم کی شکل میں منتج ہوا۔اس میں واضح کیا گیا ہے کہ کون مسلم ہے اور کون غیر مسلم؟ پھر اسی ترمیم کے نتیجہ میں ، امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ کیا گیا۔ جس کے تحت قادیانیوں کو مسلمان نہیں کہا جا سکتا اور وہ اسلامی ناموں کا استعمال اپنے غلط ارادوں کے لیے نہیں کر سکتے۔اس کے تحت، ان کی عبادت گاہیں مسجد نہیں کہلائی جا سکتیں۔اسلامی القابات جس سے اسلامی تشخص واضح ہوتا ہے انکا استعمال قانوناً جرم ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا رکن ہے لیکن وہ خود کو مسلمان ظاہر کرتا ہے یا اپنے مذہب کی نسبت اسلام کی طرف کرتا ہے، تب بھی اس کو قانونا سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔اس طرح کی سزائیں عموماً مذہبی احساسات کو مجروح کرنے کو روکنے کیلئے مدنظر رکھی جاتی ہیں اور ان کا مقصد مسلمانوں کی مذہبی حرمت کی حفاظت کرنا ہے۔-2017 18 میں اس وقت کی حکومت نے ختم نبوت کا حلف نامہ تبدیل کرنے کی کوشش کی لیکن اسے مختلف مذہبی جماعتوں اور اپوزیشن کی مخالفت کا سامنا ہوا۔ موضوع نے قومی سطح پر شورش و ہیجان پیدا کیا اور ملک بھر میں احتجاجات شروع ہوئے۔ حکومت کو دباؤوں کا سامنا کرنا پڑا اور آخر کار حکومت کو مجبور ہو کر ختم نبوت کا حلف نامہ اپنی پہلی والی صورت میں بحال کرنا پڑا۔ یہ واقعہ بھی بتاتا ہے کہ ختم نبوت کا معاملہ مسلمانوں کے لیے بہت اہم ہے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرتی ہے، لہذا ناقابل برداشت ہے ۔

References

Aaima Talbees. (2010). Multan: Almi Majlas,Tahafez e Khatm e Nabowat.

Bisrya, A. S. (2015). *The constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973.* Lahore: Kashif Law Book House.

Election Commission, Act. (2017).

Khan, M. A. (1988). *Rodadd Muqadama Mirzaya Bahawalpoor.* Lahore: Islamic Foundation.

Maulna Allah Wasaya Vs Fedration of Pakistan. (2017-18). Islamabad: ا.

Meer, H. (2017, 11 30). Khatm e Nabowat Par aik Socialist ka Moqaf. *Qalam Kaman,E-jang*, pp. https://archive.jang.com.pk/pic.asp?npic=11-30-2017/Pindi/images/08_007.png.

Shafee, M. (2006). *Khatm e Nabowat.* Karachi: Idarat ul Muarif.

Shafee, M. M. (2006). *Khatm e Nabowat.* Karachi: Idarat ul Muarif.

Shah, P. F. (2019, 9 07). Aqeeda Kham e Nabowat kay Aini wa qanooni Pehloo. *Nawi Waqt,* pp. https://www.nawaiwaqt.com.pk/07-Sep-2019/1058682.

Sohail, R. A. (2006). *The Criminal Major Acts.* Lahore: PLJ Committee.

The Constitution of Islamic Republic of Pakistan,1973. (2022). Islamabad: National Assembly of Pakistan.

Today, P. (2023). *NA passes bills to enhance punishment for disrespecting Ummahatul Momineen, Ahle-Bait, and Sahaba.* Lahore.https://www.pakistantoday.com.pk/2023/01/17/na-passes-bills-to-enhance-punishment-for-disrespecting-ummahatul-momineen-ahle-bait-sahaba/: Pakistan Today.

wasaya, A. (2017-18). *Tahreek e Khatm e Nabowat.* Multan: Almi Majlas e Tahafoz e Khatm e Nabowat.

Wasaya, A. (2017-18). *Tareekhi Qaumi Dastaweez.* Multan: Almi majlasTahreek e Tahfuz e Khatm e nabowat.

Zaheer Ud Din versus State, SCMR-1718. (1993).